

مسیح کی پیروی
نمبر 3504
ایک خطبہ
شائع شدہ بروز جمعرات، 23 مارچ، 1916
مبلغ: سی۔ ایچ۔ سپرجن
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیو انگلن
مورخہ: خداوند کے دن کی شام، 22 اگست، 1889

اور آئی نے بادشاہ کو جواب دیا، اور کہا، خداوند کی حیات کی قسم، اور میرے مالک بادشاہ کی جان کی قسم، یقیناً جس جگہ "میرے مالک بادشاہ ہوگا، خواہ موت میں یا زندگی میں، وہاں تیرا بندہ بھی ہوگا۔"
سموئیل 2: 21-22

کچھ اشخاص کو دوستیاں قائم کرنے اور انہیں استوار رکھنے کا ایک عجب فضل بخشا گیا ہے۔ داؤد ایک ایسا شخص تھا جو محبت سے لبریز تھا — ایک ایسا مرد، جو اگرچہ فوجی جنگ و جدل میں پلا بڑھا، مگر اس کے باطن میں ایک نہایت نازک دل بسا تھا — میں یہ کہنے کو تھا — لفظ میرے لبوں پر تھا — کہ وہ ایک عظیم انسانیت رکھنے والا مرد تھا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اُس میں مردانگی بدرجہ اتم موجود تھی۔ وہ بھی اُنہی کی مانند تھا جیسے دیگر انسان، اُن کے دکھوں میں شریک رہا، اور اُن کی خوشیوں کا مزہ چکھا، اور شاید اسی باعث وہ ایک بڑی جاذبیت رکھتا تھا، جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لاتی تھی۔

لیکن ایک ہستی ہے، جو انسانوں سے بڑھ کر انسان ہے، جس کی کشش سب انسانوں کی کشش سے بڑھ کر ہے۔ خداوند یسوع المسیح کی ذات میں ہم حلم، فروتنی، اور نہایت نرم دل محبت دیکھتے ہیں، اور ساتھ ہی ایسی دلی ہمدردی جو انسانی فطرت سے کامل مطابقت رکھتی ہے۔ ہمارے آقا کا دل نہایت وسیع ہے، اُس کی محبت بے لوث اور لانتہا ہے، اُس کی ہمدردی انسانی دکھوں سے اس قدر جڑی ہوئی ہے، کہ وہ ہماری زندگیوں اور تجربات میں ہم سے قریب تر ہے، اور اسی واسطے وہ بنی آدم کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ جب وہ بلند کیا جاتا ہے، تو انسانوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے، اور بعد ازاں اپنی محبت کی رسیوں سے انہیں اپنے ساتھ باندھ لیتا ہے۔

یہ اُمید رکھتے ہوئے کہ یہاں موجود کچھ دل مسیح کی لطیف کشش کو محسوس کریں گے، میں نے یہ متن چُنا ہے، اور دعا ہے کہ کچھ ایسے ہوں جو اپنے آپ کو مسیح کے حوالہ کر دیں، تا کبھی اُس سے جدا نہ ہوں، اور جو پہلے ہی اُس کے ہو چکے ہیں، وہ اس عہد میں پختہ ہو جائیں کہ خواہ اُن کا آقا، داؤد کا فرزند، بادشاہ، جہاں بھی ہو، چاہے وہ زندگی ہو یا موت، وہاں وہ بھی اپنے آقا کے ساتھ ہوں۔

پس اگر یہاں کوئی ہے جس نے یہ عزم باندھا ہے، اور میں جانتا ہوں کہ بہت سے ایسے ہیں — یہ عزم کہ "یقیناً جس جگہ — خداوند یسوع ہوگا، خواہ موت میں یا زندگی میں، وہاں ہم، اُس کے بندے، بھی ہوں گے"، تو اوّل یہ عہد

I

ایک نیک عزم — ایسا عہد جسے بکثرت دلائل سے تقویت حاصل ہے۔ :

آغاز میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو لوگ فی الواقع اُس کے فضل کا ذائقہ چکھ چکے ہیں، اُن سب پر لازم ہے کہ وہ یسوع کے حضور وفادار خدمت اور ہر حال میں ثابت قدم پیروی کریں۔ اور کس نے ہمارے واسطے وہ کچھ کیا جو یسوع نے کیا؟ ہماری ماں نے ہمیں جنم دیا، لیکن اُس نے ہمیں نئی پیدائش بخشی۔ ماں نے ہمیں اپنے زانو پر جھلاتی رہی، پر اُس نے ایام کہن سے ہمیں اُٹھائے رکھا، اور وہی ہے جو سفید بالوں تک اپنے لوگوں کو اُٹھائے رکھے گا۔

دوستوں سے ہم نے بہت سے احسان پائے، لیکن کوئی محبت ایسی نہ تھی جیسی یسوع نے دکھائی، جب ہم اُس کے دشمن تھے، تب بھی اُس نے اپنا نہایت بیش قیمت خون دے کر ہمیں مول لے لیا۔
ان تین الفاظ پر غور کرو، اور ان کی معنویت کو پرکھنے کی کوشش کرو — گتسمنی — جَبَّاتا — گلگتا۔
یہ تینوں الفاظ تمہاری عابدانہ یادوں کو بیدار کریں۔

گتسمنی — اُس کا باغ، اور تمہارے واسطے وہ خون اُلود پسینہ۔
جَبَّاتا — وہ کوڑے، وہ ٹھٹھا، وہ رسوائی اور تھوکے جو اُس نے تمہارے لئے سہے۔
گلگتا — وہ صلیب، وہ پانچ زخموں سے بہتا ہوا لہو، قہر الہی کی تلخی، اور خود موت کی اذیت — سب کچھ تمہارے واسطے۔

لوگوں نے کبھی کبھی خوشی خوشی اپنی جانبیں قربان کیں ہیں کسی بڑے فوجی سالار کے لیے، جس کی حکمت و دلیری نے اُن کا دل جیت لیا ہو — مگر وہ نادان تھے کہ اُنہوں نے اپنی جانبیں اُن پر وار دیں، جنہوں نے درحقیقت اُن کے لیے کچھ خاص نہ کیا تھا۔

لیکن یہ ہستی، اے میرے بھائیو، اگر ہمارے پاس ہزار جانبیں بھی ہوتیں، اور ہم وہ سب اُس پر قربان کر دیتے، تب بھی وہ ہم سے کچھ زیادہ ہی مستحق ہوتا، کیونکہ اُس نے ہمیں گہرے گڑھے میں گرنے سے بچایا، اُس نے ہمیں اُس آگ سے رہائی دی جو کبھی نہ بجھے گی، اُس تاریکی کے گڑھے سے نکالا جو لافانی ہلاکت ہے۔

اُس ابدی ہلاکت کی قسم، جس سے مسیح کے لہو نے ہمیں نجات دی ہے، اُو، ہم جو ایمان رکھتے ہیں کہ ہم جہنم سے چھٹکارا پا چکے ہیں، ہمیشہ کے لیے اپنے آپ کو اُس بڑے کے پیچھے چلنے کے لیے وقف کریں، جدھر کہیں وہ جائے۔

اُس کی صلیب کو حقیر جانا گیا — اُو ہم بھی اُس کے ساتھ حقیر ٹھہریں، کیونکہ اُس نے ہماری خاطر شرمندگی سہی۔ اُس کی راستی کو جھوٹ گردانا گیا — تو اُو ہم بھی جھوٹا کہلانے کو تیار ہو جائیں، کیونکہ اُس پر ملامت آئی۔ بعض اوقات اُس کے کاز کی حمایت میں سب کچھ کھو دینا پڑا ہے — اگر ہمیں بھی یہ قیمت ادا کرنی پڑے، تو خوشی سے کھو دیں اُس کے واسطے، جس نے سب کچھ قربان کیا — اور وہ "سب کچھ" کیا تھا؟ آسمان کی فرحت، اور اپنی جان — تاکہ وہ ہماری جانوں کو مول لے۔

یسوع کے استحقاق ایسے عظیم ہیں کہ اُنہیں بیان کرنے کے لیے فرشتے کی زبان درکار ہے — اگرچہ صرف ایک مختصر فہرست ہی کیوں نہ ہو۔

اُس پر نظر کرو کہ وہ کیا ہے — اپنے باپ کا محبوب۔ اُس کے کردار پر غور کرو — کیا اس جیسا کوئی اور کبھی ہوا؟ اُس کی ذات کے حسن کو دیکھو — کیا کبھی ایسے جلوے یکجا ہوئے؟ اُس کی زندگی، اُس کی موت، اور اُس خدمت پر نگاہ ڈالو جو وہ اب بھی عرش پر انجام دے رہا ہے — اور یقیناً تمہارا دل پکارے گا کہ یہ راست اور واجب ہے کہ ہم یسوع کے ساتھ کشتی میں داخل ہوں، اور چاہے سمندر پرسکون ہو یا طوفانی، ہم اُس کے ساتھ ہی سفر کریں۔

مزید یہ، اے بھائیو، مسیح یسوع کے ساتھ رہنا راست ہے۔ یہ خود دیانتداری سے چمٹے رہنا ہے، کیونکہ خداوند یسوع نے کبھی صراطِ مستقیم سے قدم نہ ہٹایا۔ اُس نے اپنے پیروکاروں سے کبھی ایسا کام نہ مانگا جو حق سے انحراف کرتا ہو، یا صداقت کو چھوڑنے کا سبب بنے۔ اگر ہم اپنے قدم بالکل وہاں رکھ سکیں جہاں اُس نے رکھے — چاہے وہ راہ کلوری تک کیوں نہ لے جائے — تو یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم وہی کریں، کیونکہ اُس کا راستہ کامل راستی کا تھا، اور اُس میں گناہ نہ تھا۔ ہم آسمان کو، اُس کی ہمہ دانی کے ساتھ، چیلنج کرتے ہیں کہ اگر اُس میں کوئی نقص دکھا سکے۔ ہم جہنم کو، اُس کی کینہتوزی کے ساتھ، چیلنج کرتے ہیں کہ اگر اُس میں کوئی عیب پا سکے۔

اے راستی اور صداقت سے محبت رکھنے والو! فضل مانگو کہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ جیسے وہ تھا۔ نیکی میں تم اُس سے بڑھ نہیں سکتے۔ اپنے خدا کی بہتر خدمت تم نہیں کر سکتے۔ اُس کے نقش قدم پر چلنا — یہی سب سے اعلیٰ خدمت ہے، خواہ زندگی میں ہو یا موت میں — اُس کے پیچھے چلتے رہنا۔

پس، یہ راست ہے — کیونکہ وہ لائق ہے۔ اور پھر، اس لیے بھی راست ہے کہ یہ ازلی عدل کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔

اور اے میرے بھائیو، ایک اور دلیل بھی ہے کہ ہم یسوع سے چمٹے رہیں — اور وہ یہ: ہم اُسے چھوڑیں تو کیوں؟ کیا کوئی وجہ ہے کہ جو مسیح سے محبت کرتا ہے، وہ اُس سے منہ موڑے؟ "پولیکارپ سے کہا گیا کہ وہ مسیح پر لعنت کرے، اور اُس نے جواب دیا: "میں کیوں اُسے لعنت دوں؟ مجمع عام، اُس دیو ہیکل میں، اس کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ تمام جہنم بھی اُس سوال کا کوئی جواب نہ دے سکی۔ اُس نے کیا کیا؟ اُس نے ایسا کیا کیا کہ ہم اُسے چھوڑ دیں؟ اور اگر ہم چھوڑیں، تو دنیا ہمیں کیا دے سکتی ہے جو اُس کے بدلے میں ہمارے لیے کافی ہو؟

اگر ہم اتنے دغاباز نکلیں کہ مسیح سے منہ موڑیں، تو ہمیں کیا حاصل ہوگا؟ تھوڑی سی لذت — جو لمحوں میں جاتی رہے، جیسے دیگ کے نیچے کی کانپتی ہوئی کانٹیاں۔

اور ہم کیا کھو دیں گے، اے میرے بھائیو؟

ہم زندگی کی خوشی کھو دیں گے۔

ہم مصیبت میں سہارا کھو دیں گے۔

ہم موت میں امید کھو دیں گے۔

ہم آسمان کھو دیں گے — اور اُس کی جگہ وراثت میں کیا ملے گا؟ صرف سیاہی کی تاریکی، ابدالآباد تک۔

میں تصور بھی نہیں کر سکتا کوئی ایسی رشوت جو یسوع کے مقابل میں بھاری ہو۔
میں سوچ بھی نہیں سکتا کوئی ایسی عزت جو اُس کے شرف کا مقابلہ کر سکے۔
اور کوئی رسوائی — ایسی سیاہ بھی نہیں ہو سکتی جو اُسے چھوڑنے کی ذلت سے بڑھ کر ہو۔

دیمس کی چاندی کی کان اُس کے مالک کو بیچنے کی ایک حقیر قیمت تھی۔
بند کی ساری دولت بھی اگر کسی کی جھولی میں انڈیلی جائے، تو بھی وہ اُس رُوح کا مذاق ہی ہوگی جو مسیح پر اپنے بھروسا کو ترک کر کے خود کو ہلاکت میں ڈالتی ہے۔

ہم کس کے پاس جائیں، اے آقا، ہم کس کے پاس جائیں؟ زندگی جاودانی کے کلام تو تیرے ہی پاس ہیں۔
مسیح کو چھوڑ دینا پست ترین حرکت ہوگی جو کوئی بھی انسان کر سکتا ہے۔
میں گمان کرتا ہوں کہ خود ابلیس بھی، اپنی تمام شرارتوں کے باوجود، اُس خیانت کو نہیں پہنچ سکا جو اُس صورت میں ظاہر ہو
اگر کوئی واقعی فیض یافتہ رُوح، جان بوجھ کر، یسوع کو چھوڑ کر دُنیا کی طرف رُخ کرے۔

کیونکہ ایسی جان جانتی ہے کہ دُنیا کی خوشیاں محض فریب ہیں۔
ایسی جان کچھ نہ کچھ یسوع کی شیرینی کا ذائقہ چکھ چکی ہوتی ہے۔
ایسا رُوح اُس کے ساتھ رہا ہوتا ہے، اور اُس سے سیکھا ہوتا ہے۔
اُس کے فضل کے نور کو پایا ہوتا ہے، اُس کے وعدوں کی وفاداری کو جانا ہوتا ہے، اور اُس کے دل کی محبت کو محسوس کیا
ہوتا ہے۔

آہ! اگر ایسا ممکن ہوتا، اگر خداوند کا فضل کسی ایماندار کو یوں چھوڑ دیتا کہ وہ بالآخر برگشتہ ہو جائے
تو لازم ہوتا کہ ایک اور جہنم کھودی جائے — اتنی ہی گہری جتنی زمین سے جہنم نیچے ہے — اُس سے بھی نیچے۔
اور لازم ہوتا کہ اُس کے لیے اور بھی شدید شعلے بھڑکائے جائیں
وہ بھٹی سات گنا زیادہ گرم کی جائے، اُس برگشتہ ہونے والے کے واسطے۔

لیکن خُدا کا شکر ہو — ایسا کبھی نہ ہوگا۔
جلال ہو اُس کے نام کو، کہ اُس کے مقدسوں کو وہ سنبھال کر رکھتا ہے

، فضل اُس کام کو مکمل کرے گا جو فضل نے شروع کیا"
غموں سے اور گناہوں سے خلاصی بخشنے کو؛
وہ کام جو حکمت اپنے ہاتھ میں لے
"ازلی رحم اُسے کبھی نہ چھوڑے گا۔

لیکن میں یہ اس لیے کہتا ہوں کہ تم دیکھ سکو کہ یہ کس قدر معقول اور بے حد ضروری ہے
، کہ ہم زندگی اور موت میں مسیح سے چمٹے رہیں
اور جہاں وہ ہو، وہاں ہم بھی ہوں۔

، مزید دلیل دینے کی حاجت نہیں
کیونکہ وقت کم ہے۔
— پس اب، دوسرے حصے کی طرف متوجہ ہوں

II

یہ عہد، اگرچہ اپنی ذات میں نیک ہے، مگر بڑی غور و خوض کے ساتھ باندھنا چاہیے، کیونکہ یہ ضرور آزمایا جائے گا۔ :

— آہ، اے جوان بھائی! آج تُو بھی اُسی طرح گاتا ہے جیسے اوروں نے گایا
"ہو چکا، یہ عظیم معاملہ طے پایا؛"
— اور تُو نے اُس آخری مصرعے کو گاتے ہوئے خوشی محسوس کی
، بلند آسمان نے جو عہد سُنّا"
، وہ عہد روزانہ دہرایا جائے گا
، یہاں تک کہ زندگی کی آخری گھڑی میں
"میں جھک کر اُس پیارے بندھن کو موت میں بھی برکت دوں گا؛"

لیکن کیا تُو اپنی کمزوری کو جانتا ہے؟
،اگر بابر سے کوئی آزمائش نہ بھی ہو
تو بھی تُو اپنی فطرت میں ہی کمزور اور بدل جانے والا ہے۔
،آہ! ہم تو ہوا پر زیادہ بھروسا کر سکتے ہیں
،یا سمندر کی چمکدار لہروں پر
بہ نسبت اپنی ناپائدار نیتوں پر۔

،ہم بدلنے والے ہیں، ہم دغا دینے والے ہیں
ہمارے دل سب چیزوں سے زیادہ فریب دینے والے اور نہایت خبیث ہیں۔
جو اپنا زرہ پہن رہا ہو، وہ شیخی نہ مارے جیسے وہ جو اُسے اُتار چکا ہو۔

سامنے خطرات ہیں، اور کثیر آزمائشیں۔
ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔
،پختہ ارادے ہمیشہ نبھائے نہیں جاتے
،بلکہ، سچ تو یہ ہے
،کہ اگر وہ تمہاری اپنی طاقت سے باندھے گئے ہوں
،تو وہ ضرور ٹوٹ جائیں گے
،اور تم جو کھڑا رہنے کا وعدہ کرتے ہو
جلد ہی راستے سے ہٹ جاؤ گے۔

،لیکن ہماری اپنی کمزوری کے علاوہ
ہمیں یہ بھی جاننا چاہیے کہ یہ عہد بہت سی باتوں سے آزمایا جائے گا۔
تم میں سے کچھ کو اُن لوگوں کی طعن و تشنیع سہنی پڑے گی جن کے ساتھ تم کام کرتے ہو۔
وہ تمہیں بُرے ناموں سے پکاریں گے۔
شاید وہ اس کا آغاز کر چکے ہیں۔
مگر تم نہیں جانتے کہ وہ کیا کیا گھڑ سکتے ہیں۔

مسیحی سپاہی کو ایک امتحانی راہ سے گزرنا ہوتا ہے۔
،ایک مسیحی کارگر کو، جو کسی بڑی فیکٹری میں کام کرتا ہے
عمر بھر کی ادیت برداشت کرنی پڑ سکتی ہے۔
لوگ ہر طرح کے طعن و مزاح گھڑیں گے
اور مسیح پر ایمان رکھنے والے کو نشانہ بنانا اُن کے لیے کھیل کی بات ہو گی۔

تو کیا تُو پھر بھی اپنے خداوند سے چمٹے رہ سکے گا؟
،آہ! اگر تُو نہیں رہ سکتا
،تو تُو اُسے جانتا ہی نہیں
،کیونکہ وہ تو دس ہزار بار دس ہزار طعنوں سے بھی زیادہ لائق ہے
اور تیرے لیے یہ خوشی کی بات ہونی چاہیے
کہ تُو اُس کے واسطے ایک ٹھٹھا سہنے کی بھی اجازت پا لے۔

،اب تُو کسی نہ کسی درجہ میں اُن شہیدوں کے جُملے میں شامل ہوا ہے
جو عزت کے تاج سے سرفراز ہوئے۔
،آج کے نرمی والے زمانے میں تُو سرخ یاقوت کا تاج تو نہ کما سکے گا
لیکن کم از کم ظالمانہ ٹھٹھوں کی آزمائش میں سے ضرور گزرے گا۔

،حوصلے سے جمے رہ
اور اُن کے ٹھٹھوں کا سامنا اپنی پاک دلیری
اور صابر برداشت کے ساتھ کر۔

اور غالباً تمہیں اس سے بھی سخت تر آزمائش درپیش ہو، یعنی اُن لوگوں کو دیکھنا جو تمہارے ساتھ چلنے کا اقرار کرتے تھے،
مگر پھر راستے سے پھر جاتے ہیں۔ آہ! نوجوان ایمانداروں کے لیے یہ بڑی ٹھوکر کا باعث ہوتا ہے۔ ہم میں سے جو عمر رسیدہ

ہیں، کلیسیا کی زندگی میں اس کو ایک خاص صلیب جانتے ہیں کہ اُن لوگوں کے ساتھ وابستہ ہوں جو سرد دل اور مردہ ہیں، حالانکہ وہ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں، اور کچھ ہی عرصہ بعد اپنی ریاکاری کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ مگر نوجوانوں کے لیے یہ اکثر بڑا دھچکا ہوتا ہے۔ اگر ایسا شخص نیک نہ ہو، تو پھر کون نیک ہو سکتا ہے؟ اگر وہ بھی دھوکہ باز نکلے، تو کیا دین میں کچھ بھی باقی رہتا ہے؟

آہ! لیکن اے عزیز بھائیو، اگر تم مسیح سے محبت رکھتے ہو، تو تم اس سبب سے راستے سے نہ ہٹ جاؤ گے کہ اُس کے بعض دوستوں نے اُسے چھوڑ دیا ہے، کیونکہ سچا دوست تو اُسی وقت زیادہ قریب ہوتا ہے۔

جیسے نیک مرد اُٹی، جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں، اُس نے کہا، "میں پہلے داؤد کے حضور نہ آیا، پس منظر میں ہی رہا، لیکن اب جب کہ یہ خبیث اختیوافل اُسے چھوڑ گیا ہے، تو میں آگے اُٹھ گیا اور اُسے اپنی محبت بھری تسلیمات پیش کروں گا۔" جب بدکار پیچھے ہٹیں تو یہ اُن لوگوں کے لیے جو مسیح سے محبت رکھتے ہیں، جُریت کا وقت ہونا چاہیے؛ کیونکہ اب ہر دیانت دار کو چاہیے کہ مردانگی دکھائے اور اپنے دوست کے ساتھ ہو جائے۔ اگر وہ پیٹھ پھیر لیں، تو سچے دل والے آگے بڑھ کر مسیح اور اُس کی سچائی کے لیے علم اُٹھائیں۔ اور اگر یوں ہو کہ علمبردار خود پرچم چھوڑ دے، تو اے جوان مرد، تو لپک کر اُسے تھام لے، لیکن کبھی محض اس لیے نہ ہٹ جانا کہ دوسرے ہٹ گئے۔

ہائے افسوس! اے بھائیو، تمہیں ان سے بھی سخت آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر تم نے ٹھان لی ہے کہ وفاداری سے یسوع مسیح سے وابستہ رہو گے، تو تمہیں بہت سی آزمائشوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ خُدا اپنے لوگوں کو آزماتا ہے تاکہ اُن کی آزمائشوں سے جلال پائے۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو جب غربت اُن پر ایسے ٹوٹ پڑی جیسے کوئی مسلح شخص، تو اُنہیں یوں محسوس ہوا کہ دین خود اُنہیں سہارا نہیں دے سکتا، اور اُنہوں نے اپنے ایمان کا دعویٰ چھوڑ دیا۔

وہ مسیحیت کچھ نہیں جو سب کچھ کھو دینے کو برداشت نہ کر سکے۔ تم غربت میں ہو سکتے ہو، یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہو، لیکن تم میں وہ ایمان ہو جو یوں کہہ سکے، "اگرچہ وہ مجھے مار ڈالے، تو بھی میں اُس پر توکل رکھوں گا۔" وہ سونا سونا نہیں جو آگ میں قائم نہ رہے، اور وہ فضل فضل نہیں جو مصیبت میں ثابت قدم نہ رہے۔

تمہیں دل کی سخت پڑمردگی بھی برداشت کرنی پڑ سکتی ہے۔ ہم میں سے بعض اس کو بار بار جانتے ہیں۔ ایسے اوقات آتے ہیں جب دین کی خوشی جاتی رہتی ہے، اور ہماری جان اندھیرے میں ہوتی ہے، مگر خُدا کا شکر ہو، وہ پھر بھی اُسے ڈھونڈتی ہے۔ اور اصل کٹھن وقت تو یہ ہے کہ ایک ناراض مسیح پر ایمان رکھنا، اُس کے ہاتھ کو تھامے رکھنا اور جانے نہ دینا، خواہ وہ ہاتھ کھینچتا ہی کیوں نہ محسوس ہو؛ مسیح کے ساتھ رات گزارنا جب وہ تمہیں کچھ کھانے کو نہ دے، اُس کے بستر میں جانا جب اُس نے اُسے تمہارے لیے نرم نہ کیا ہو بلکہ سخت چھوڑ دیا ہو، اور کہنا، "رات کو بھی میری جان نے تیری آرزو کی، اور میری رُوح تیری تلاش میں صُبح کو اُٹھے گی۔"

خدا کرے کہ تمہیں ایسا ایمان ملے، جو کسی بھی مشکل میں مسیح سے منہ نہ موڑے۔

پس تم دیکھتے ہو کہ یہ عہد ایک آزمودہ عہد ہو گا، اور یہاں سے لے کر آسمان تک، خُدا ہی جانتا ہے کہ ہمیں کون کون سی —آزمائشوں سے گزرنا ہو گا۔ لیکن پھر بھی

III

- یہ عزم پورا بھی کیا جا سکتا ہے۔

جو کچھ میں نے کہا ہے، شاید وہ تمہیں یہ کہنے پر آمادہ کرے کہ تم اس راہ کو آزمانے کی جرأت نہ کرو، لیکن سن لو، یہ عزم پورا کیا جا سکتا ہے۔ زمین پر ہزاروں، بلکہ دسیوں ہزار ایسے ہیں جنہوں نے اپنی تمام زندگی یسوع کے ساتھ گزاری، جہاں کہیں وہ گیا، وہ بھی گئے، اور وہ موت میں بھی اُس کے ساتھ ہوں گے، اور موت کے بعد بھی اُس کے ساتھ رہیں گے۔ اور کروڑوں —دیکھو، وہ کھڑے ہیں—سفید لباس پہنے، اور کھجور کی ڈالیاں ہاتھوں میں لہرائے ہوئے۔ سنو! تم اُن کے نغمہ کی آواز گویا سن سکتے ہو۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے فتح پائی، جو آخر تک قائم رہے، جو بڑی مصیبت سے گزرے، اور جنہوں نے اپنے جامے بڑے کے خون میں دھوئے، اسی سبب وہ خُدا کے تخت کے سامنے ہیں۔

جو کچھ اُن میں ہوا، وہی تم میں بھی ہو سکتا ہے۔

تو پھر، انہوں نے کس طرح اپنے خُداوند کے ساتھ وابستگی قائم رکھی؟ جواب یہ ہے—اپنی طاقت سے نہیں، بلکہ روح القدس کی معونت سے۔ وہی تھا جو روز بروز اُن کی نگہبانی کرتا رہا، انہیں معرفت اور حقیقی تقدیس میں چلاتا رہا، گناہ سے پاک کرتا رہا، اور آخرکار انہیں کاملوں کی میراث میں داخل کیا۔ ایک لمحہ کے لیے بھی اُن کی ثابت قدمی روح کی قوت کے بغیر نہ تھی۔ انسانی فطرت اپنی بہترین حالت میں بھی کمان کی مانند ہے جو آسانی سے ٹوٹ جائے؛ محض فضل ہی ہے جو ایک ایماندار کو —تھامے رکھتا ہے۔ اور ہم سچ اور حق کے ساتھ یہ نغمہ گاتے ہیں

یہ فضل ہی ہے جس نے آج تک مجھے سنبھالے رکھا"
"اور مجھے گرنے نہ دیا۔"

اب، جب کہ ہم روح القدس کی قدرت کے ماتحت ہیں، تو مسیح کے ساتھ اُس کے بندوں کی مانند ہمیشہ قائم رہنے کے اپنے عزم کو پورا کرنے کا طریقہ، سب سے پہلے، دُعا میں کثرت کرنا ہے۔ اگر تُو خُدا کے حضور ثابت قدمی سے دُعا میں قائم نہیں رہ سکتا، تو انسان کے ساتھ جدوجہد میں بھی قائم نہ رہ سکے گا۔ اے عزیزو! تم میں سے اکثر کو زیادہ دُعا کی ضرورت ہے۔ جس قدر تمہارے آزمائشیں بڑھتی جائیں، اُسی قدر تمہاری دُعائیں شدت اور جوش سے معمور ہوں، اور تم آسمان پر حملہ کر کے جہنم پر فتح پاؤ۔ اگر تم خُدا سے غالب آ سکو، تو ہر آزمائش پر بھی غالب آ سکتے ہو۔

یاد رکھو کہ اُس دُعا کے ساتھ ساتھ مقدس خوف بھی بہت ہونا چاہیے۔ سلیمان کہتا ہے: "مبارک ہے وہ آدمی جو ہمیشہ ڈرتا ہے"— نہ وہ خوف جو خُدا پر بے اعتمادی کرے، بلکہ وہ خوف جو اپنی ذات پر بے اعتمادی کرے، جو اپنے باطن کی کمزوری اور بدی سے آگاہ ہو، جو آزمائش میں جانے کی جرأت نہ کرے، بلکہ خُدا سے فریاد کرے کہ اُس کی آنکھیں بطلالت کی طرف نہ دیکھیں، مبادا وہ نظر خواہش کو جنم دے، اور خواہش گناہ کے فعل کو۔

مقدس خوف کے ساتھ ساتھ نہایت محتاط چال بھی ہونی چاہیے۔ جو شخص آسمان تک قائم رہنے کی خواہش رکھتا ہے، وہ اِس خیال میں نہ رہے کہ بے پرواہی، لاپرواہی اور غفلت سے وہاں پہنچ جائے گا۔ لازم ہے کہ خود احتسابی ہو، خود نگرانی ہو، اور بے پایاں چوکسی ہو۔ کوئی تیر تیری زرہ کے کسی جوڑ سے چیر سکتا ہے، جب تک تُو ایمان کی سیڑ کو نہ تھامے، جو اُس کے زہریلے تیروں کو روکے اور اُس کی آتش کو بجھائے۔ خُدا تجھے فضل بخشے کہ تُو اپنے خُدا کے ساتھ فروتنی اور محتاطی سے چلے۔

فضل میں ثابت قدم رہنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اُن تمام ذرائع فضل کو استعمال کریں جو ہماری مدد کر سکتے ہیں—جیسے بعض کی عادت ہے ویسا نہ ہو کہ ہم اپنی جماعتی عبادت کو ترک کریں، نہ انفرادی دُعا کو نظر انداز کریں، نہ عوامی عبادت کو۔ جو فضل ہمارے پاس ہے، اُسے استعمال کریں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ اور زیادہ ملے۔ خُدا کے لیے جو کچھ کر سکتے ہو کرو، جس طرح ہم اُس سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے سب کچھ کرے گا۔ الغرض، "اپنی نجات کو خوف اور لرزہ کے ساتھ انجام تک پہنچاؤ، کیونکہ خُدا ہی ہے جو اپنے نیک ارادہ کے موافق تم میں چاہنا اور عمل کرنا پیدا کرتا ہے۔" اگر یہ سب باتیں تم میں ہوں اور زیادہ ہوں، تو یہ تمہاری حفاظت کا ذریعہ بنیں گی، اور تم اُن خوش نصیبوں میں شمار کیے جاؤ گے جو یہ نغمہ گائیں گے:

اب جو ہمیں گرنے سے بچا سکتا ہے"
اور ہمیں اپنی جلال کی حضوری میں بے عیب اور نہایت خوشی کے ساتھ پیش کر سکتا ہے
"اسی کو جلال، عظمت اور قدرت، اب اور ابدالابد تک ہو۔ آمین۔"

—اور اب، چہارم اور اخیر

IV

یہ عزم زور دار طور پر پورا ہو سکتا ہے۔ :

میری بات کو سمجھو، کیونکہ اسی مقام پر میں اُن ایمانداروں سے خطاب کرنا چاہتا ہوں جو مسیح میں ہیں۔ اِتیٰ نے کہا، "یقیناً جہاں کہیں بھی میرا خُداوند بادشاہ ہوگا، خواہ موت میں ہو یا زندگی میں، وہیں تیرا بندہ بھی ہوگا۔" تم مسیح کی پیروی عمومی انداز میں کر سکتے ہو، جیسا کہ مسیحی زندگی کے اعمال و خدمات میں، لیکن اُس کی پیروی کا ایک خاص انداز بھی ہے۔ خُدا کے فضل سے تم اپنے آقا کے بہت قریب ہو سکتے ہو، اور زیادہ بڑے فضل سے زندگی بھر اُس کے قریب قائم بھی رہ سکتے ہو۔

کی امید نہیں رکھ سکا، لیکن میرا ایمان ہے کہ ہر مسیحی کو کمال (perfection in the flesh) میں کبھی بھی جسمانی کمال کی جستجو کرنی چاہیے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ہم نے اُس معیار کو بہت نیچا باندھ دیا ہے کہ مسیحی کیا ہو سکتا ہے، حالانکہ اس بات کی کوئی حد نہیں کہ ایک مسیحی کیا ہونا چاہیے۔

یہ ضروری نہیں کہ ایک مسیحی کبھی مسیح کے ساتھ ہو اور کبھی اُس کی رفاقت سے محروم ہو۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ایک ایماندار ہمیشہ شکوک اور خوف سے بھرپور ہو۔

میں کچھ سال پہلے ایک بزرگ ایماندار سے ملا، جو اب آسمان پر ہے—اور جس کی بات پر مجھے کبھی شک کرنے کی جرأت نہ ہوتی—اُس نے مجھے بتایا کہ چالیس برس کے عرصہ میں اُس نے کبھی بھی اپنے "محبوب میں مقبول" ہونے پر شک نہ کیا، اور اگرچہ اُس نے بہت سی مصیبتیں اور آزمائشیں سہی، وہ نہیں جانتا تھا کہ کبھی اُس کی مسیح کے ساتھ رفاقت منقطع ہوئی ہو۔

میں اُس پر تعجب کرتا تھا، لیکن اس سے بھی زیادہ تعجب مجھے اپنے آپ پر ہوا کہ میں نے خود کبھی ویسا بننے کی کوشش کیوں نہ کی۔ کیوں نہیں؟ اگر تم رُکے ہو، تو یقیناً تمہارا خُدا رکا ہوا نہیں؛ تم اپنی ہی تنگ دلی میں محدود ہو۔ اُس نے کبھی تمہیں شک کرنے کا جائز سبب نہ دیا، اور نہ ہی اُس نے کبھی رفاقت چھوڑنے کا کوئی معقول عذر مہیا کیا۔

اُو، اُو، ہم بھی یوحنا کی مانند مسیح کے قریب رہنے کا عزم کریں، نہ کہ پطرس کی مانند دور سے پیروی کریں۔
یہ ہماری زندگی کی سب سے بڑی دُعا ہو
اے خُداوند، صبح سے شام تک میرے ساتھ رہ۔
"کیونکہ تیرے بغیر میں جی نہیں سکتا۔"

اُو، ہم یہ درخواست کریں کہ ہماری رفاقت کاروباری اوقات میں بھی برقرار رہے، جیسے کہ خفیہ کمرے میں، تاکہ ہم مسیح کے ساتھ بازار میں اور گلیوں میں چلیں، جیسے ہم عبادت کے اجتماع یا مسکن میں چلتے ہیں۔ کیوں ہمیں اُسے چھوڑ دینا چاہیے؟ بے شک وہ ہمیں نہ چھوڑے گا۔ آہ! کہ ہم اُس سے گہری رفاقت کریں، اُسے پکڑیں، اور اُسے مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

مجھ کو ایک مرتبے ہوئے کالے لڑکے کی بات پسند آئی، جس سے پوچھا گیا کہ وہ جنت جانے کے خیال میں اتنا خوش کیوں ہے،
"تو اُس نے کہا، "میں جنت جانا چاہتا ہوں، خاص طور پر اس لیے کہ وہاں یسوع ہیں۔
"اچھا،" انہوں نے کہا، "لیکن کیا تم ہمیشہ یسوع کے ساتھ ہی رہنا چاہتے ہو، اور کسی اور کے ساتھ نہیں؟"
"ہاں،" اُس نے کہا، "مجھے بس یہ چاہیئے کہ میں جہاں یسوع ہوں، وہاں ہوں۔"
"لیکن فرض کرو یسوع جنت کو چھوڑ دیں؟" اُس نے کہا، "تو میں اُن کے ساتھ جاؤں گا۔"
"اور فرض کرو یسوع دوزخ جائیں، تو پھر کیا ہوگا؟"
"آہ!" لڑکے نے کہا، "لیکن جہاں یسوع ہوں گے، وہاں دوزخ نہیں ہو سکتی، میں یسوع کے ساتھ جاؤں گا، جہاں بھی وہ جائیں۔"

آہ! کہ ہمارے اندر بھی ایسا ہی جذبہ اور روح ہو، اور ہم ہمیشہ کے لیے یہ خواہش رکھیں کہ ہم خود کے لیے نہ جئیں، نہ دنیا کے لیے، نہ عام لذتوں سے اپنی خوشی نکالیں، نہ ان عارضی خوشیوں میں سکون کی تلاش کریں جہاں وہ نہیں ملتا، بلکہ ہم اپنے آقا کے ساتھ اُڑتے ہوئے اُس کی رہنمائی میں بلند ہو جائیں، اُس زمین رفاقت میں رہیں جہاں یسوع اپنے دل کو اپنے لوگوں سے بے تکلفی سے شیر کرتا ہے اور انہیں اپنی ذات سے آشنا کرتا ہے، جیسے وہ دنیا کو نہیں کرتا۔
خُداوند اس کلیسیا کو ایسے مردوں اور عورتوں سے بھر دے، جن کی رفاقت باپ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہو۔ آہ!
یہ سب سے خوشی، سب سے پاکیزہ، سب سے محفوظ، سب سے غنی، اور سب سے مفید زندگی ہے۔ خدا تمہیں یہ عطا کرے۔

لیکن آہ! پیارے دوستو، یہاں کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں یہ ساری باتیں کچھ نہیں لگتیں، کیونکہ انہوں نے کبھی بھی بادشاہ یسوع کا صلیب نہیں اٹھایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں اس منبر پر بہت کم آتا ہوں، حقیقت میں بہت کم، جب تک میں یہاں وہاں اُس غمگین رنگ کو نہیں دیکھتا جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک اور شخص اس زندگی سے رخصت ہو چکا ہے؟ ہم اتنے زیادہ ہیں کہ ہر ہفتے دو یا تین موتیں واقع ہو جاتی ہیں، اور کبھی کبھار پانچ یا چھ، اور چونکہ مجھے ہر ایک کے جانے کا علم ہوتا ہے، میں مسلسل اپنی جماعت کی فانی نوعیت کو یاد کرتا ہوں—کبھی بھی دوبارہ یکساں نہیں—کبھی کسی حالت میں نہیں—ہمیشہ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دوبارہ یہاں نہیں ہوں گے، یا جو پہلے یہاں نہیں تھے، ہمیشہ کچھ ایسے جو قبر کے دہانے پر ہیں۔

اب میں تم سے بات کرتا ہوں، اے وہ جو شاید یہ نہ جانتے ہوئے بھی، قبر کے دہانے پر کھڑے ہو، اور میں تم سے یہ سوال پوچھوں گا: تمہارا کیا حال ہو گا جب تم روحانی دنیا میں قدم رکھو گے اور اپنے خدا کے سامنے کھڑے ہو گے، جب تم یسوع کے دوست کے طور پر نہیں بلکہ اس کے دشمنوں کے درمیان اپنا مقام پاؤ گے؟ تم یہ جگہ آج رات بھی نہیں چاہو گے۔ تم دو آراء کے درمیان رکے ہوئے ہو، لیکن میرے پیارے دوست، تمہارا یہ رکا ہوا رویہ بہت جلد ختم ہونا چاہیے، ورنہ موت فیصلہ کرے گی، اور جہاں موت تمہیں پائے گی، وہاں فیصلہ تمہیں چھوڑ دے گا، اور جہنم تمہیں جاری رکھے گا۔

آہ! میں تم سے دعا گو ہوں کہ تم ابدی زندگی کو تھام لو، اور اس رات تمہاری تقدیر یسوع کے ساتھ جڑ جائے۔ آہ! وہ سب سے روشن رہنما ہے جو کبھی کسی سپاہی کے پاس تھا۔ وہ سب سے حسین شہزادہ ہے جس کے تحت کوئی بھی خدمت کر سکتا ہے۔ اُس کا مقصد ایسا ہے جو تمہیں عظمت دے گا۔ اُس کے پرچم کے تحت لڑنا ہر سپاہی کو ایک شہزادہ بنا دیتا ہے، ہر ایک کو ایک بادشاہ بنا دیتا ہے۔ جب تک تم اُسے خدمت کرنے کے لیے تیار نہ ہو، یاد رکھو کہ تمہیں اُس سے دھوئے جانا ضروری ہے۔ ایک چشمہ ہے جو خون سے بھرا ہوا ہے، اگر تم اُس پر بھروسہ کرو گے، وہ خون تمہیں برف کی طرح سفید بنا دے گا۔

اگر تم اُس پر آج بھروسہ کرو گے، اُس کا روح القدس تمہیں فضل دے گا کہ تم اُس کی فوج میں شامل ہو جاؤ، اور ایک وفادار سپاہی کی طرح اپنی جنگ لڑو، یہاں تک کہ تم اپنی جان کے ساتھ اپنی لڑائی چھوڑ دو، اور فوراً لڑنا اور جینا بند کر دو، اور ہمیشہ کے لیے فتح میں داخل ہو جاؤ۔ مسیح کے شکست خوردہ دشمنوں کی دہشت کی قسم، جن میں میں نہیں چاہوں گا کہ تم شامل ہو، مسیح کے فتح یافتہ دوستوں کے جلال کی قسم، جن میں میں تمہیں دیکھنا چاہوں گا، مسیح کی طرف دیکھو اور آج رات جیو، اور وہ تمہاری مدد کرے تاکہ تم ایسا کر سکو۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرجن

زبور 106

آیت 1

- تم رب کی حمد کرو، رب کا شکر گزار ہو، کیونکہ وہ اچھا ہے: کیونکہ اس کی رحمت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

اس زبور میں ہم خدا کے لوگوں کی تاریخ کو عملی طور پر سمجھتے ہیں۔ میں نے کچھ بہت بے وقوف لوگوں کے بارے میں سنا ہے، جو کہتے ہیں، "مجھے صحیفوں کی تاریخوں کی پرواہ نہیں ہے۔ میں ان سے کچھ حاصل نہیں کرتا۔" بتاؤ، عزیز دوستوں، ڈیوڈ کے پاس اور کون سی بائبل تھی سوائے تاریخ کی — پہلی پانچ کتابوں کی؟ اور اس زبور میں جو تعلیم دی گئی ہے، اس سے زیادہ شاندار تعلیم اور کیا ہو سکتی ہے جو تاریخ کا جوہر ہے
تم رب کی حمد کرو" — یا "ہلبلیوہ؟" ہلبلیوہ خدا کی حمد ہے۔"

2-5

- کون ہے جو رب کے بڑے کاموں کو بیان کرے؟ کون ہے جو اُس کی ساری حمد ظاہر کرے؟ خوشحال ہیں وہ جو انصاف رکھتے ہیں، اور وہ جو ہمیشہ راستبازی کرتے ہیں۔ مجھے یاد کر، اے رب، اپنے لوگوں کے لیے جو فضل تُو ان پر رکھتا ہے: اے مجھے اپنے نجات سے دیدار کر، تاکہ میں تیرے برگزیدہ لوگوں کی بھلاہٹ دیکھ سکوں، تاکہ میں تیری قوم کی خوشی میں خوش ہو سکوں، تاکہ میں تیرے وارثوں کے ساتھ فخر کر سکوں۔

اگر میں خدا کے لوگوں کی طرح خوش ہو سکوں، تو میں اس سے بہت خوش ہوں گا، اور اگر خود خدا آ کر مجھے نجات دے گا، تو مجھے وہ سب کچھ ملے گا جو میں چاہتا ہوں۔ کیا یہی تمہارا خیال ہے، عزیز سننے والے؟ پھر دعا کرو، اور خدا تمہاری دعا کا جواب دے، جب تک تم اپنے مقام پر بیٹھے ہو۔

6

- ہم نے اپنے آبا کے ساتھ گناہ کیا، ہم نے بدی کی، ہم نے شرارت کی۔
یہاں تین بار گناہ کا اقرار کیا گیا ہے۔ جب ہم گناہ کا اقرار کرنے سے آغاز کرتے ہیں، تو یہ اچھا آغاز ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ بعض لوگ وہاں سے آغاز نہیں کرتے جب وہ دین اختیار کرتے ہیں، بلکہ وہ اکثر اس میں داخل ہوتے ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ پھر اس سے باہر نکل جائیں گے۔ وہ فصل جو کھیتی سے نہیں آتی، وہ کبھی بھی کھیت کو نہیں بھرے گی، اور وہ نجات جو گناہ کے ادراک سے نہیں آتی، وہ کبھی بھی بہت کچھ نہیں دے سکتی۔

7

- ہمارے آبا نے تیرے معجزات کو مصر میں نہیں سمجھا؛
انہوں نے انہیں دیکھا، وہ ان پر حیران ہوئے، لیکن وہ انہیں سمجھ نہ سکے، وہ یہ نہ جان سکے کہ جب خدا نے مصریوں کو مارا، تو خدا کیا کر رہا تھا۔ الہی سچائی کو نہ سمجھنا ایک بہت مہلک کمی ہے۔

7

- انہوں نے تیرے بے شمار رحموں کو یاد نہ رکھا؛
جو ہم نہیں سمجھ پاتے، ہم جلدی ہی اسے بھول جاتے ہیں۔

7

- بلکہ انہوں نے سمندر میں، بلکہ بحر احمر میں اُس کو تنگ کیا۔
وہ مصر سے زیادہ دن نہیں نکلے تھے، انہوں نے جو روٹی اپنے تنوروں سے نکالی تھی، وہ بھی بمشکل کھائی تھی، لیکن وہ
خدا پر شک کرنے لگے۔ انہوں نے سمندر میں، بلکہ بحر احمر میں اُس کو تنگ کیا۔

8

- لیکن اس نے اپنے نام کے لیے انہیں بچایا، تاکہ اپنی عظیم طاقت کو ظاہر کرے۔
وہ انہیں ان کے اپنے لیے نہیں بچا سکتا تھا، لیکن اس نے انہیں اپنے نام کے لیے بچایا۔

9

- اُس نے بحر احمر کو بھی ملامت کی، اور وہ خشک ہو گیا؛ یوں اُس نے انہیں گہرائیوں میں، جیسے صحرا میں، گزارا۔
سمندر کا بچھونا اُن کے قدموں کے لیے اتنا خشک اور آسان بنا دیا گیا جیسے صحرا کی وادیاں ہوں، اور خدا نے انہیں وہاں سے
گزارا۔

10-12

- اور اُس نے انہیں اُس کے ہاتھ سے بچایا جو اُن سے نفرت کرتا تھا، اور دشمن کے ہاتھ سے انہیں چھڑایا۔ اور پانیوں نے اُن کے
دشمنوں کو ڈھانپ لیا: اُن میں سے کوئی بھی نہ بچا۔ تب انہوں نے اُس کے کلمات پر ایمان لایا؛ اور اُس کی حمد گانے لگے۔
یہ تقریباً تمسخر کا سا ہے۔ وہ اُس وقت ایمان لائے جب انہوں نے دیکھا۔ جب وعدہ پورا ہوا، تب انہوں نے اُس پر ایمان لایا۔ اہ!
میرے عزیز سننے والو، کیا تم میں سے کچھ ایسے نہیں ہیں جن کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے — یعنی خدا کے کچھ لوگ؟
تم اُس وقت تک ایمان رکھتے ہو جب تک تمہیں نظر آتا ہے؛ اور یہ ایمان بالکل نہیں ہے۔ اُٹیں، ہم خدا پر ایمان رکھیں، اور یقین کریں کہ یہ سچ ہوگا۔
ہو یا نہ ہو۔ بحر احمر ہو یا نہ ہو، اُٹیں، ہم خدا کے وعدے پر ایمان رکھیں، اور یقین کریں کہ یہ سچ ہوگا۔
تب انہوں نے اُس کے کلمات پر ایمان لایا؛ اور اُس کی حمد گانے لگے۔

13

- وہ جلدی سے اُس کے کاموں کو بھول گئے؛
وہ فوراً بھولنے کے لیے تیار ہو گئے۔

13-15

- وہ اُس کی مشورت کا انتظار نہ کرتے تھے؛ بلکہ انہوں نے بیابان میں بہت زیادہ لالچ کی، اور خدا کو بیابان میں آزمایا۔ اور اُس
نے اُن کی درخواست پوری کی؛ لیکن اُن کی روح میں کمی کر دی۔
ان کے پاس بٹیرے کھانے کے لیے آئے۔ انہیں وہ کھانا ملا جس کی انہوں نے درخواست کی تھی، لیکن اُن کے دل بھوکے تھے،
!اُن کی روحوں تڑپ رہی تھیں۔ اہ! یہ کیا لوگ تھے

16

- وہ خیمے میں موسیٰ سے حسد کرنے لگے، اور ہارون، جو خدا کے قدیس تھے۔
انہوں نے اپنے کردار میں عیب نکالنا شروع کیا۔ وہ اچھے لوگ جو اُن کے لیے جیتے تھے اور اُن کے لیے مرنے کو تیار تھے
— وہ ان پر تھوکتے تھے۔

17-20

- زمین پھٹی اور داتان کو نگل لیا، اور ابیرام کے لشکر کو ڈھانپ لیا۔ اور اُن کے لشکر میں آگ بھڑک اُٹھی؛ اور شعلے نے بدکاروں کو جلا دیا۔ انہوں نے حورب میں بچھڑا بنایا، اور پگھلے ہوئے بت کی عبادت کی۔ یوں انہوں نے اپنی جلال کو اُس بیل کی شکل میں بدل دیا جو گھاس کھاتا ہے۔

دیکھو! وہ مصر میں تھے۔ انہوں نے مصر کے لوگوں کو آپس کے بت کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا تھا، جو بیل کی شکل میں تھا، تاکہ انہیں بھی بیل چاہیے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے کہا ہو گا، "بیل طاقت کی علامت ہے۔ ہم اس بت کی عبادت نہیں کرتے، بلکہ یہ بت صرف ہمیں خدا کی طاقت کو یاد دلانے کے لیے ہے۔" لیکن خدا ہمیں کسی بھی قسم کے بت یا تصویر کی عبادت کرنے سے منع کرتا ہے۔ "تم اپنے لیے کوئی نقشہ نہ بناؤ، نہ کوئی ایسی صورت جو آسمان میں ہو، نہ زمین پر جو ہو۔ تم انہیں سجدہ نہ کرو، نہ ان کی عبادت کرو۔"

تمام بت، تصاویر، صلیبیں—ان سب سے خدا نفرت کرتا ہے اور وہ خدا کے عبادت کے لیے ہرگز مددگار نہیں ہیں۔ ہم انہیں عبادت میں مدد کے طور پر نہیں استعمال کر سکتے کیونکہ وہ عبادت کے لئے تباہ کن ہیں۔ لیکن تم مجھ سے کہتے ہو، "تم نے کہا کہ یہ ایک بیل تھا۔" ہاں، اور توہین کے طور پر، خدا کے مرد نے اسے بچھڑا کہا۔ تم بت پرستی کی عبادت کے اشیاء کے ساتھ کبھی بھی زیادہ سے عزتی نہیں کر سکتے۔ وہ دوسروں کی نظر میں محترم ہو سکتے ہیں، لیکن تمہیں خود انہیں کسی قسم کا احترام نہیں کرنا چاہیے، اور اگر تم ان کے لیے کوئی ایسا نام دے سکتے ہو جو تمسخر سے بھرا ہو، تو انہیں وہ نام دو۔

21-23

- انہوں نے اپنے نجات دہندہ خدا کو بھلا دیا، جس نے مصر میں بڑے کام کیے تھے؛ ہام کی سرزمین میں عجیب کام کیے تھے، اور بحر احمر میں خوفناک کام کیے تھے۔ اس لیے اُس نے کہا کہ وہ انہیں تباہ کر دے گا، اگر موسیٰ اُس کے چنے ہوئے نہ ہوتے جو اُس کے سامنے کھڑے ہو کر اُس کے قہر کو روک لیتے، تاکہ وہ انہیں تباہ نہ کر دے۔ انہوں نے موسیٰ پر عیب لگایا، پھر بھی موسیٰ شفاعت کرنے کے لیے آگے بڑھا، اور اُس کی دعاؤں کے ذریعے اُن کی زندگیاں بچ گئیں۔ تم دیکھ رہے ہو، پھر، کہ وہ کتنی گناہ گار قوم تھے۔ اُہ! واقعی وہ ایسے تھے! اس آئینے میں دیکھو اور اپنے آپ کو دیکھو۔

24-25

- بلکہ انہوں نے خوشحال زمین کو حقیر جانا، اور اُس کے کلام پر ایمان نہ لائے۔ بلکہ اپنے خیموں میں بدمزگی کی اور خداوند کی آواز نہ سنی۔ تمہارے خیموں میں بدمزگی کرنا خدا کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ چیز ہے۔ ہمیشہ شکایت اور گلہ کرنا۔ "یہ ایک انگریز کا حق ہے،" ایک شخص کہتا ہے۔ دھیان رکھو کہ یہ انگریز کا برباد ہونے کا سبب نہ بنے، کیونکہ خدا یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ ہم ہمیشہ اُس کی تدبیر پر بدمزگی کریں۔

26-28

- پس اُس نے اپنا ہاتھ اُن کے خلاف اُٹھایا تاکہ انہیں بیابان میں گرا دے؛ تاکہ اُن کی نسلوں کو بھی قوموں میں گرا دے اور انہیں زمینوں میں منتشر کر دے۔ اور وہ بھی بعل-پیعور کے ساتھ مل گئے، اور مردوں کی قربانیوں کا گوشت کھایا۔ انہوں نے جادوگری کرنے کی کوشش کی، روحوں سے تعلق رکھنے کی کوشش کی، اور سیاہ سائنس اور جادو کی تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کی، اور یہ بھی خدا کو ناپسند تھا۔

29-30

- یوں انہوں نے اپنی ایجادوں کے ذریعے اُسے غصہ دلایا؛ اور طاعون اُن پر آ کر ٹوٹ پڑی۔ تب فینحاس اُٹھا اور فیصلہ کیا، اور یوں طاعون رُک گئی۔ اپنی تیز جوش میں اُس نے دو ایسے لوگوں کو نیزہ مارا جو خدا کے خلاف بغاوت کر رہے تھے۔ اُس نے اپنی پوری طاقت سے یہ کام کیا، اور کبھی کبھار لوگوں کے ساتھ سخت سلوک کرنا ان کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ گناہ کو نرم ہاتھوں سے نہیں نمٹتا چاہیے۔ کبھی کبھار اسے لوہے کے ہاتھ سے نمٹنا پڑتا ہے۔ فینحاس نے یہ کیا۔

31-32

- اور یہ اُس کے لیے ہمیشہ کے لیے نسل در نسل راستبازی شمار ہوا۔ انہوں نے اُس کو پانیوں کے جھگڑے میں بھی غصہ دلایا، جس کے سبب موسیٰ کے لیے اُن کی وجہ سے بُرا ہوا۔ بیچارہ موسیٰ جو اُن سے محبت کرتا تھا، اور اُن کے ساتھ رہتا تھا، پھر بھی اُس کا غصہ پھٹ گیا۔

- کیونکہ انہوں نے اُس کی روح کو غصہ دلایا، جس کے سبب اُس نے اپنی زبان سے بے عقلی سے بات کی۔
کیا لوگ تھے جن کے ساتھ اُسے معاملہ کرنا پڑا! کون چاہے گا کہ وہ موسیٰ بنے، اور کون چاہے گا کہ وہ خدا کے خادم بنے؟

34-35

- انہوں نے ان قوموں کو نہیں تباہ کیا، جن کے بارے میں خداوند نے انہیں حکم دیا تھا: بلکہ وہ غیر قوموں میں مل گئے اور اُن کے کاموں کو سیکھا۔
انہوں نے اپنے آپ کو الگ نہ رکھا۔ وہ ادھر ادھر جا کر یہ اور وہ جماعتوں میں شامل ہو گئے۔ وہ غیر قوموں میں مل گئے اور اُن کے کاموں کو سیکھا۔

36-39

- اور انہوں نے اپنے بتوں کی عبادت کی؛ جو اُن کے لیے پھندہ بن گئے۔ ہاں، انہوں نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو شیاطین کے لیے قربان کیا، اور بے گناہ خون بہایا، یہاں تک کہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا خون جو انہوں نے کنعان کے بتوں کو قربان کیا؛ اور زمین خون سے آلودہ ہو گئی۔ یوں وہ اپنی ہی حرکتوں سے ناپاک ہوئے، اور اپنی ہی اختراعات کے ساتھ بدکاری کرنے لگے۔
کیا لوگ ہیں جو خوفناک ہیں!" تم کہتے ہو۔ یہ خدا کے منتخب لوگ تھے، اسرائیل، وہ لوگ جو اُس وقت دنیا میں سب سے بہتر تھے، اور پھر بھی وہ کس طرح اور زیادہ بتر ہو سکتے تھے؟ آہ! کیا خدا کی رحمت کا عالم ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ! کوئی معاملہ کرتا ہے

40-43

- پس خداوند کا غضب اپنے لوگوں کے خلاف بھڑک اُٹھا، یہاں تک کہ اُس نے اپنے ہی وارثی کو نفرت کی، اور اُسے غیر قوموں کے ہاتھ میں دے دیا؛ اور وہ جو اُن سے نفرت کرتے تھے، اُن پر حکمرانی کرنے لگے۔ اُن کے دشمنوں نے بھی اُنہیں ستایا، اور وہ اُن کے ہاتھوں میں مغلوب ہو گئے۔ اُس نے کئی بار انہیں نجات دی؛ لیکن وہ اپنی تدبیروں سے اُسے غصہ دلاتے رہے، اور اپنی بدکاری کے باعث وہ پست کر دیے گئے۔

سنو! یہ بات۔

44-45

- پھر بھی اُس نے اُن کی مصیبت پر توجہ دی، جب اُس نے اُن کی فریاد سنی؛ اور اُس نے اپنی عہد کی یاد کی، اور اپنی رحمتوں کی کثرت کے مطابق توبہ کی۔

تم نے سوچا ہوگا کہ وہ صبر سے باہر ہو جاتا، لیکن اُس کے مارنے کے بعد بھی، اُس کا دل اُن کے لیے نرم رہا۔

46-48

- اُس نے اُنہیں اُن سب لوگوں کے لیے رحم دل بنایا جو انہیں قید کر کے لے گئے تھے۔ "ہمیں بچا، اے خداوند ہمارے خدا، اور ہمیں غیر قوموں میں سے جمع کر کے تیری مقدس نام کی حمد کرنے اور تیری تعریف میں حیات حاصل کرنے کے لیے، اسرائیل کے خداوند کی برکت ہو، ہمیشہ کے لیے اور ابد تک؛ اور تمام لوگ کہیں، آمین۔ خداوند کی حمد کرو۔"